REGD No. L-5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۱۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم شنبہ ۲۱ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۱ صلح ۱۳۳۸ھ ش | ۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عام کمزوری اور سردی کی شدت کے باعث بالعموم ناساز رہتی ہے۔ اس کے باوجود حضور اہم دینی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب کرے اور اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

ورزشی کھیل اخلاقی، ذہنی اور جسمانی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں

کھلاڑی اس سہ گونہ تربیت سے فائدہ اٹھا کر قوم و ملک کی بہترین خدمت بجا لا سکتے ہیں

آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں ملک کے نامور کھلاڑیوں سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۳۰ جنوری۔ کل صبح یہاں پہلے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس امر پر زور دیا کہ ورزشی کھیل اخلاقی، ذہنی اور جسمانی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے ملک کے کھلاڑی اس سہ گونہ تربیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کر کے ملک و قوم کی بہترین خدمت سر انجام دے سکتے ہیں

اس عظیم الشان ٹورنامنٹ کا افتتاح تعلیم الاسلام کالج کے باسکٹ بال گراؤنڈ میں (جو جدید قواعد کے مطابق خاص اہتمام سے تیار کی گئی ہے۔ اور ہر لحاظ سے مکمل ہونے کے باعث پاکستان کی بہترین گراؤنڈز میں شمار ہوتا ہے۔) صبح سوا نو بجے کے قریب عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کے صدر مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے ایک مختصر سی تقریر میں ربوہ میں باسکٹ بال گیم کی ترویج اس کی ترقی اور متعدد باسکٹ بال گراؤنڈز کی تعمیر پر روشنی ڈالی۔ اور اس خیال کا اظہار کیا کہ آل پاکستان بنیادوں پر منعقد ہونے والا یہ عظیم الشان ٹورنامنٹ اس علاقے میں اس اہم کھیل کو مزید فروغ دینے کا باعث ہوگا۔ بعد ازاں آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔

انسانی زندگی میں کھیلوں کی اہمیت

محترم صاحبزادہ صاحب نے ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والی مشہور و معروف ٹیموں کے نامور کھلاڑیوں اور دیگر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا انسانی زندگی میں کھیلوں کو اپنے فائدے کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھیلیں اپنی ذات میں انسان کی ذہنی اور جسمانی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔

آپ نے فرمایا جہاں تک اخلاقی تربیت کا تعلق ہے کھیل کے میدان سے ہمیں ایک بڑا سبق یہ ملتا ہے کہ کسی ناروا اقدام سے فائدہ اٹھا کر ہم دوسروں کو ان کے جائز حقوق سے محروم نہیں کر سکتے کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم پوری دیانتداری سے اپنی اہلیت کا مظاہرہ کر کے اپنے آپ کو اس کے حصول کا مستحق ثابت کریں۔ جس طرح کھیل میں ہمارے کردار کا جائزہ لینے کے لئے ریفری مقرر ہوتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کے کھیل میں بھی سب سے بڑا ریفری ہر آن ہماری نگرانی کرنے اور ہم کو ہمارے کئے کا بدلہ دینے کے لئے موجود ہے اور وہ ہم سب کو پیدا کرنے والا یعنی ہمارا خدا ہے۔ اگر ہم کھیل سے یہ ایک سبق حاصل کر کے اس کے مقتضیات پر پورا اترنے کا عزم کر لیں۔ تو ہماری اخلاقی تربیت کے لئے یہ کافی اور بہت کافی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا۔ ذہنی تربیت کے اعتبار سے کھیلوں کا ایک اہم فائدہ یہ ہے۔ کہ ان کی مدد سے انسان میں توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح ہر کھلاڑی کے لئے ضروری ہے کہ وہ جیتنے کے لئے اپنی توجہ کو تمام تر کھیل میں ہی مصروف رکھے۔ اسی طرح زندگی کے ہر میدان اور ہر شعبہ میں انسان کے لئے لازمی ہے کہ وہ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرے۔ اس کے بغیر ترقی اور کامیابی کی امید عبث ہے۔

اسی طرح جسمانی تربیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کھیلیں جسمانی قوتوں کے باہمی توازن کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ اور ان قوتوں کی متوازن کیفیت ہی صحت کہلاتی ہے اسی طرح خود کھیلوں میں بھی توازن کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ یعنی نہ انسان انہی کا ہو رہے۔ اور نہ ان سے کلی اجتناب اختیار کرے۔ بلکہ مناسب حد تک ان میں حصہ لے کر انہیں بھی کردار سازی کا ایک ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی بقا اور اس کی ارتقا کا مدار توازن پر رکھا ہے اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وضع المیزان یعنے ہر چیز میں توازن کی کیفیت رکھی گئی ہے

میدانِ زندگی کے شہسوار

اس موقعہ پر آپ نے خاص طور پر کھلاڑی حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اخلاقی ذہنی اور جسمانی تربیت کے لحاظ سے کھیلوں کی اہمیت بھی مسلّم ہے۔ آپ اس تربیت کو صرف کھیل کے میدان تک ہی محدود نہ سمجھیں بلکہ جس طرح کھیل کے میدان میں آپ آگے نکلنے اور سبقت لیجانے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا پہلا روز

متعدد میچوں میں پنجاب اور پاکستان کے منتخب کھلاڑیوں کی شرکت

ربوہ ۲۹ جنوری۔ آج یہاں تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے روز چار میچ ہوئے۔ پہلا میچ وائی ایم سی اے باسکٹ بال کلب لاہور اور بمبیئے سپورٹس کلب کراچی کے درمیان ہوا جس میں بمبیئے سپورٹس کلب ۳۷ کے مقابلہ میں ۴۶ پوائنٹس سے کامیاب رہا۔ دوسرا میچ پولیس لاہور اور ٹی آئی کلب کے مابین کھیلا گیا۔ اس میں میدان ۲۰ کے مقابلہ میں ۶۷ پوائنٹس سے پنجاب پولیس کے ہاتھ رہا۔ تیسرے میچ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور اور فرینڈز کلب سرگودہا کی ٹیمیں ایک دوسرے کے مدمقابل تھیں۔ اس میں این ڈبلیو آر کی ٹیم ۲۱ کے مقابلہ میں ۵۷ پوائنٹس سے کامیاب رہی۔ علاوہ ازیں ایک میچ زراعتی کالج اور گورنمنٹ کالج لائل پور کے درمیان بھی ہوا اس میں جیت زراعتی کالج کی رہی۔ اس نے ۱۹ کے مقابلہ میں ۳۷ پوائنٹ حاصل کئے۔ لاڑکانہ کلب کی ٹیم نہ پہنچ سکی تھی۔ اس لئے برادرز کلب لاہور اور وائی ایم سی اے لاہور کے ساتھ اس کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء

روسی منکرِ خدا کی لاف زنی

(۲)

روسی یا امریکی مصنوعی سیاروں کو ہی لے لیجئے۔ جہاں تک انسان کے سائنسی علم کا تعلق ہے۔ یہ کامیابی بہت بڑی نظر آتی ہے۔ اور کانا دجال جس کو صرف دنیاوی آنکھ دی گئی ہے۔ اور دینی آنکھ سے محروم ہے۔ وہ اپنی اس ترقی کو کائنات کی وسعتوں کے سامنے رکھ کر موازنہ کرنے سے عاری ہوتا ہے۔ اگر مسٹر فدائیف اپنی ہی سائنس کے دوسرے انکشافات کو ہی زیرِ غور لاتا۔ تو وہ ایسا بڑا بول نہ بول سکتا۔ وہ ذرا غور کرتا تو اس کو معلوم ہو جاتا۔ کہ اس کے موجودہ سے بھی ہزاروں بلکہ کروڑوں گنا طاقت والے سپٹنک کی حیثیت بھی ایک شہابِ ثاقب کے برابر نہیں ہے۔ جو ان گنت تعداد میں فضا اور خلا میں قدیم سے تیر رہے ہیں۔ چاند اور دیگر سیاروں کو تو جانے دیجئے۔ اگر روسیوں اور امریکنوں نے مادہ کے تھوڑے سے ٹکڑے کو ہوائی طاقت کے ذریعہ فضا یا خلا میں بھیج دیا ہے تو غور طلب امر یہ ہے۔ کہ صرف قدرتی شہابِ ثاقب کے ایک ٹکڑے کے مقابلہ میں ہی انہوں نے کون تیر مار لیا ہے۔ حالانکہ کائنات کو وحدت طنز بنا رہی ہے۔۔ اس سے بڑی جہالت اور کیا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایک سو سال ہوا جو شہاب خود روس میں گرا تھا۔ اس کا وزن بھی کئی ہزار ٹن ہے اور اس کے گرنے سے جو زلزلہ پیدا ہوا تھا۔ اس کے آثار اب تک موجود ہیں۔

ایک خدا پرست کے لئے تو یہ طریقِ استدلال کافی پُر معنے ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایک مادہ پرست ذہنیت جو تجربات اور مشاہدات کی عادی ہو چکی ہوتی ہے۔ اور جس کی عقل صرف مظاہرات کے دام میں گرفتار ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس کو اپیل کرنے کے لئے کیا ذرائع ہیں جو استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ خود حضرت موسے علیہ السلام اور فرعون کی مثال میں اس کا جواب موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالے ایسے حالات میں اپنی قدرت نمائی دکھاتا ہے۔ فرعون کے پاس اس وقت کی تقریباً تمام مادی طاقتیں موجود تھیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے آپکو خدا کہتا تھا۔ لیکن ہوا کیا؟ دریا یا سمندر کی ایک موج نے اس کو دن کے وقت تارے دکھ دیئے۔ اس کی تمام طاقتیں دھری کی دھری رہ گئیں بیشک وہ تو نجات حاصل نہ کر سکا۔ لیکن ہزاروں انسانوں نے اللہ تعالےٰ کی اس قدرتِ نمائی کا مشاہدہ کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی طاقتوں کا انہیں قائل ہونا پڑا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت نمائی کے سامنے فرعون کی قوتوں کے لشکر ہیچ ہو کر رہ گئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ آج بھی ایسی ہی "قدرت نمائی" کی ضرورت ہے۔ یہ بہت ممکن ہے کہ اس زمانے کے مسٹر فدائیف جیسے فرعون اور نمرود پہلے فرعونوں اور نمرودوں کی طرح اس "قدرت نمائی" سے بھی فائدہ نہ اٹھا سکیں اور وہ اپنے غرور اور زعم کی قبروں میں ہی دفن ہو کر رہ جائیں۔ لیکن خلقِ خدا اس سے ضرور متمتع ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی "قدرت نمائی" کا سامان کیا ہے۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے ایسے معجزات دیکھے ہیں۔ اور ان کو اسی طرح محسوس کیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ کے چاند اور سیاروں ستاروں اور سورج کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔

روس اور امریکہ کے مصنوعی سیاروں کو اور ان کی حرکات کو تو صرف بڑے بڑے سائنسدان ہی جن کے پاس ان حرکات کو دیکھنے کے آلات موجود ہیں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی "قدرت نمائی" کو ہر ایک دیکھ سکتا ہے صرف تھوڑی سی بصیرت کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ جو کچھ بصارت سے دیکھتا ہے۔ اسکو کماحقہ دیکھ سکے۔

یہ "قدرت نمائی" قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی ان پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو مسیح الدجال کے خروج اور مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے متعلق ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں کے دونوں پہلو اپنی پوری شان کے ساتھ اس زمانہ میں نمایاں ہو چکے ہیں۔ مسیح الدجال اپنی پوری مادی قوتوں کے ساتھ میدان میں نکلا ہوا ہے۔ دوسری طرف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اللہ تعالےٰ کی "قدرت نمائی" کا ایسا مظاہرہ کیا ہے۔ کہ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی پیشگوئیوں کو اس زمانہ کے مطابق ایسے واضح تفصیلی اور غیر مبہم طریق سے پیش کیا ہے۔ کہ جن کی صداقت سے انکار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے روس کے متعلق فرمایا تھا کہ ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

یہ اس وقت کہا گیا تھا جب زار کے دردناک انجام کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا اگر مسٹر فدائیف صرف اس ایک واقعہ پر غور کرے۔ تو اس کو خدا تعالےٰ کی "قدرت نمائی" کا عرفان حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ تو بالخصوص روس کے متعلق ہے لیکن اس دجالی زمانہ کے متعلق آپ کی مشہور پیشگوئی پر غور کرنے سے اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کا احساس اس طرح ہو سکتا ہے۔ جس طرح مسٹر فدائیف کو اپنے مصنوعی سیاروں کی حقیقت کا بھی شاید احساس نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ پیشگوئی کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے، وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

یہ پیشگوئی جس طرح پوری ہو رہی ہے وہ ساری دنیا کے سامنے ہے۔ مسٹر فدائیف اور دوسرے دجالی پرزے یقیناً اس کی زد میں ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس طرح اپنی "قدرت نمائی" دکھا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷۔۱۸۔۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اسلامی معاشرہ

تقریر مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۳)

تعزیر و قصاص کی اہمیت

قصاص کو جو اہمیت اسلامی معاشرہ میں دی گئی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں قصاص اور تعزیری کارروائی دونوں کو معاشرہ کی سلامتی اور زندگی کا بہت بڑا ضامن قرار دیا گیا ہے۔ فرماتا ہے:-

ولکم فی القصاص حیوۃ
یا اولی الالباب۔
(سورۃ البقرہ : ۱۷۹)

سود اسلامی معاشرہ کی روح کے منافی ہے

(۱۲) بارھویں علامت کا تعلق معاشرہ کے اقتصادی توازن اور بہبود سے ہے۔ جس کے لئے بیت المال قائم کیا گیا ہے۔ یہ مالی نظام اسلامی معاشرہ کا اہم شعبہ ہے۔ قوانین زکوٰۃ و عُشر اور احکام صدقہ و کفارہ و فدیہ وغیرہ سے بیت المال کو اس قابل بنایا گیا ہے۔ کہ غریب طبقہ کو اُٹھانے میں مدد دے۔ اور تقسیم ورثہ سے مال و دولت کو چکر دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جا کر مختلف افراد کو اُٹھنے کا موقعہ دیتی ہے جبکہ سُود کی حرمت چند ہاتھوں میں افزائش دولت کی مانع ہے اسی طرح ذخیرہ اندوزی یعنی دولت کو بیکار صورت میں جمع کرنا منع ہے۔ جُوئے وغیرہ کو حرام قرار دیا گیا ہے تا بغیر محنت کے جو کسب معاشں کا اصل ذریعہ ہے یونہی اتفاقی طور پر کوئی فرد دوسرے سے اپنی چالاکی کے ذریعہ اس کا مال اُچک نہ لے۔ یہ پابندیاں ثروت و دولت کے چند ہاتھوں میں ناواجبی طور پر جمع ہونے میں بڑی روک ہیں۔ علاوہ ازیں سود وغیرہ کی حرمت جذبۂ ہمدردی بنی نوع انسان کے زندہ رکھنے میں ممد ہے۔

اس تعلق میں جو امر خاص طور پر قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد چونکہ تزکیۂ نفس، شفقت اور ہمدردیٔ خلق خدا پر مبنی ہے۔ اس لئے سُود وغیرہ کی اس معاشرہ میں کوئی گنجائش نہیں۔ جس کا خمیر رحمت سے اٹھایا گیا ہے۔ اور جس سے تعلق رکھنے والوں کا یہ وصف بیان ہوا ہے :-

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

سُود کا وجود ایسے معاشرہ میں درحقیقت اس جذبۂ رحمت کی نفی کرنے والا ہے۔ دونوں آپس میں ضدین کی طرح واقع ہیں۔ معاشرۂ اسلامی کی فضاء قطعاً سُود کے لئے سازگار نہیں اور نہ سُود کو اس فضاء کے ساتھ سازگاری ہے جس کے افراد رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے وصف سے متصف ہوں۔ اور نہ انفرادی افزائشِ دولت کے وسائل اس رُوحِ ایثار و قربانی کے مطابق ہیں جو اسلام اپنے افراد میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں جہاں کہیں سُود کی حرمت کا ذکر ہوا ہے وہاں بغیر استثناء اس کے ساتھ ہی معاً پہلے یا بعد زکوٰۃ و صدقہ کی تلقین کھلے الفاظ میں فرمائی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ایسی آیتیں سات جگہ وارد ہوئی ہیں۔ سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران، سورۃ النساء اور سورہ روم میں اور ہر سورۃ میں بالتکرار سُود کی حرمت اور صدقہ و زکوٰۃ کا مضمون پہلو بہ پہلو ہے۔ اور زکوٰۃ اور صدقات کا حکم اس نیک وعدے کے ساتھ ہے کہ یہ تمہارے لئے بابرکت ہوگا۔ اور وہ یعنی سود تمہارے لئے برکت کا موجب نہ ہوگا۔ اور نہ وہ اسلامی معاشرہ کی طبیعت کے موافق ہے۔ چنانچہ میں یہ آیات پڑھ کر سُنا دیتا ہوں :-

(ا) سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵ میں سُود کی حرمت کے ذکر سے پہلے فرماتا ہے :-

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اموالھم
باللَّیْلِ والنَّھَارِ سِرًّا
وعلانیۃً فلھم اجرھم
عِندَ ربِّھِم ولاخوفٌ
علیھم ولاھم یحزنون ○

اور اس تسلسل میں "حَرَّمَ الرِّبٰو" کے الفاظ سے سُود کی حرمت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے :-

یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَ
یُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰہُ
لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ○

یعنی "اللہ سُود کو مٹائے گا اور صدقات کو بڑھائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی کافر اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔"

(ب) سورۂ آل عمران آیت ۱۳۱ میں فرماتا ہے :-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
لا تاکلوا الرِّبٰوا اَضعافاً
مضاعفۃً واتقوا اللّٰہَ
لعلکم تُفلحون ○

اور اس کے بعد انفاق فی سبیل اللہ اور احسان کا ذکر یوں کرتا ہے :-

والَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی
السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ و
الکاظمین الغیظ و
العافین عن النَّاسِ
واللّٰہ یحب المحسنین ○

(ج) اسی طرح سورۂ نساء میں باوجود مخالفت کے قوم یہود کی سُود خوری اور لوگوں کے اموال باطل ذرائع سے کھانے کا ذکر کرنے کے بعد راسخ فی العلم اور مومنوں کی شان بیان فرماتا ہے :-

والمُقیمین الصَّلوٰۃَ
والمُؤتُوْنَ الزَّکوٰۃَ و
المُؤمِنُوْنَ باللّٰہِ والیومِ
الاٰخر اولٰٓئک سَنُؤتیھِم
اجراً عظیماً ○
(المائدہ : ۱۶۳)

(د) سورہ روم آیت ۳۹ میں فرماتا ہے :-

فاٰتِ ذا القربیٰ حقّہٗ
والمسکین وابن
السَّبیلِ۔ ذٰلک خیرٌ
لِلَّذِیْنَ یُرِیدُوْنَ وجہَ
اللّٰہِ واولٰٓئک ھُمُ
المُفلحون ○

یعنی "قریبی کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہی لوگ بامراد ہونے والے ہیں"

اس کے بعد فرماتا ہے :-

وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا
لِّیَرْبُوَا فی اموالِ
النَّاسِ فلا یربُوا عند
اللّٰہ وما اٰتیتم مِّن زکوٰۃٍ
تُرِیدُوْنَ وجہَ اللّٰہ
فاولٰٓئک ھُم المضعفون ○

مذکورہ بالا تمام آیات کے سیاق سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ سُود اسلامی معاشرہ کے تقاضاؤں کی ضد واقع ہوا ہے۔ اس لئے اس کی فضاء قطعی طور پر اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ نہ وہ اس کی روحِ تعاون و ایثار کے موافق ہے جو اسلام افراد میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ آل عمران کی جس آیت کا حوالہ دیا گیا ہے یعنی "لا تاکلوا الرّبٰوا اضعافاً مضاعفۃً" اس کے بعد فرماتا ہے :-

واطیعوا اللّٰہ والرّسولَ
لعلکم تُرحمون ○
وسارعُوا الیٰ مغفرۃٍ
مِّن رَّبِّکم وجنّۃٍ
عرضھا السّمٰوٰتِ و
الارضُ اعدّت للمتّقین ○
(۱۳۳ - ۱۳۴)

ان دونوں آیتوں میں رحمت و مغفرت کی دعوت اور اس کا وعدہ دیتے ہوئے ایک ایسی جنت عطا کئے جانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کی وسعت زمین و آسمان کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اسلامی معاشرہ کا یہ وہی ماحول ہے جس میں سودی کاروبار کے لئے جو خود غرضی پر مبنی ہے کوئی جگہ نہیں اور نہ باطل ذرائع افزائش دولت اس رحمت کے ماحول کے موافق ہیں۔ فرماتا ہے :-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمنوا
لا تاکلوا اموالکم
بالباطل اِلَّآ ان تکون
تجارۃً عن تراضٍ منکم
ولا تقتلوا انفسکم
انّ اللّٰہ کان بکم رحیماً ○
(النساء : ۳۰)

اسلامی مالی نظام کی ہمہ گیر برکات

سُود کی حرمت اور زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کا نظام قائم کرنے سے اسلامی معاشرہ کو قطعاً کسی قسم کا خسارہ نہیں ہوا بلکہ اس معاشرہ کی ثروت و دولت بڑھی اور اس کے مبارک نظام کے نتائج تمام عالم کی اقوام نے مشاہدہ کئے۔ اور اس کی برکات سے صدیوں فائدہ اٹھایا گیا۔ چنانچہ عیسائی مستشرقین اور ہندوستان کے غیر متعصب مصنفین کی بکثرت شہادتیں موجود ہیں کہ اس معاشرہ سے تعلق رکھنے والوں نے اپنی آنکھوں سے

اپنے آقا کی یہ پیشگوئی مشاہدہ کی:-

یفیض المال ولتریٖن الرجل۔ یملأ کفہ من ذھب او فضۃٍ یطلب من یقبلہ فلا یجد احدًا یقبلہ منہ۔

یعنی "مال ضرورت سے زیادہ آنے لگا جیسے بند توڑ کر پانی آنے لگتا ہے۔ اور تم یقیناً دیکھو گے کہ آدمی سونا چاندی مٹھی میں لئے نکلے گا۔ اور تلاش کرے گا۔ کہ کوئی اسے قبول کرے۔ مگر کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا"۔

چنانچہ وہ وقت آیا جب مال دولت کی کثرت نے صحرائے عرب کے امیر و غریب کا فرق یکسر مٹا دیا۔ غلاموں اور پسماندوں کو غلامی اور پسماندگی سے اٹھا کر آقا اور دولت مندوں کے پہلو بہ پہلو کھڑا کیا۔ وہ وقت آیا جب معاشرہ اسلامیہ میں غریب و محتاج ڈھونڈے نہیں ملتا تھا۔ جو صدقہ قبول کر سکے۔ مال و دولت کی اتنی کثرت ہوئی۔ کہ شمار سے باہر تھی۔ یہ اموال محض غنیمت سے نہیں۔ جو جنگی نقصانات جان و مال میں بطور تلافی اور تاوان ہر فاتح مفتوح سے وصول کرتا آیا ہے اور اب بھی کرتا ہے یہ بہتات اور فراوانی مسلمانوں کو لوٹ کھسوٹ سے نہیں۔ رعایا پر ظلم و تشدد سے نہیں۔ استعماری اور سیاسی ہتھکنڈوں سے نہیں، بلکہ زکوٰۃ، عشر اور صدقات سے جو ہر ذی استطاعت مسلمان خوشی نفس سے اور جزیہ کی آمد سے جو ایک ذمّی برضاء و رغبت خود معاشرہ اسلامیہ کا فرد ہوتے ہوئے حکومت اسلامیہ کو ادا کرتا تھا۔ یہ فراوانی تجارت و صنعت اور ہر قسم کی حرفت اور وسائل کسب کو فروغ دینے سے حاصل ہوئی۔ اور رعایا کے تمام طبقات میں ان مالوں کی عادلانہ اور منصفانہ تقسیم نے تمام افراد کو مالا مال کر کے معاشرہ میں دولت کے لحاظ سے جو نشیب و فراز تھا، برابر اور یکساں کر دیا جس سے صحرائے عرب بقعۂ امن و امان بنا۔ اور اس فراوانی نعمت میں صحرائے عرب کی خصوصیت نہ تھی۔ بلکہ جہاں بھی پرچم اسلام لہرایا، وہاں اس کے زیر سایہ ہر قائم کردہ معاشرہ کی حالت تونگری کا یہی عالم تھا۔ شام و مصر، عراق، قسطنطنیہ، تونس، الجزائر سسلی، اٹلی اور سپین بلکہ فرانس تک اور ادھر مشرقی بلاد سے لے کر جزائر غرب الہند تک جہاں کہیں بھی اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ اس کے ظلِ ہمایوں میں تمام رعایا بلا اختلاف مذہب و ملت خوشحال اور خوش بخت ہوئی۔

حضرت آدم سے یہ وعدہ تھا:-

ان لک الا تجوع فیھا ولا تعریٰ۔ وانک لا تظمؤا فیھا ولا تضحیٰ۔

(طٰہٰ: ۱۱۸)

"تو زمین میں بھوکا نہیں رہے گا۔ اور نہ ننگا رہے گا۔ اور تجھے نہ پیاس رہے گی اور نہ تو دھوپ میں جلے گا"۔ اور اسلام نے تمام دُنیا کو بقعۂ جنت بنا دیا۔

غیر مسلم مؤرخین کی شہادت

مشہور عیسائی مصنف جرجی زیدان شبلی شمیل، اور فرانسیسی مصنف سڈیو (Sedillot)، گبن، اور گستاولوبان وغیرہ نے اعداد و شمار کی بناء پر اس حقیقت کا اقرار کیا ہے۔ صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ جو شبلی شمیل کی مشہور عربی تصنیف "النشوء والارتقاء" کے صفحہ ۳۵۲ سے ماخوذ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے:-

"موسیٰؑ کی شریعت مادی اور عملی ہے۔ مگر وہ نامکمل۔ یسوعؑ کی شریعت اگرچہ وہ حکمت و نصیحت کی اصولی باتیں ہیں مگر مجملاً اس کی نظر دُنیا کی زندگی کی نسبت صرف روحانی عالم تک ہی محدود رہی۔ اس کے برعکس محمد (صلعم) کی شریعت سوشل یعنی وہ اجتماعی نظام ہے۔ جو عملی مادی، قانونی اور حقیقی ہے۔ اور جب تک مسلمان اس پر عمل پیرا رہے۔ ان کی دنیا سنور گئی اور وہ اس میں اپنے زمانہ میں دوسری قوموں پر سبقت لے گئے"۔

معاشرہ اسلامیہ کا یہ ایک خارق عادت اعجاز تھا۔ اس کا ظہور کس طرح پر ہوا؟۔ جبر و اکراہ کے وسائل سے نہیں۔ جور و جفا سے نہیں، افراد کی آزادی کچلنے سے نہیں، سیاسی چالوں سے نہیں۔ بلکہ "من اثر السجود"۔ اس فرمانبرداری سے جو اسلامی شیرازہ سے تعلق رکھنے والے محمد رسول اللہ صلعم کے ساتھیوں نے جن کے اوصاف بیان کئے جا چکے ہیں۔ آپ کے دئے ہوئے ضابطہ شریعت پر عمل پیرا ہو کر، دین و دنیا کی مال و دولت اور برکات حاصل کیں۔ اور جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا اس معاشرہ کی کمزوریاں پاکیزہ تعلیم و تربیت سے دور کی گئیں۔

کزرعٍ اخرج شطأہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ یعجب الزراع

لیغیظ بھم الکفار۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات منھم مغفرۃً واجرًا عظیماً

(الفتح۔ آیت آخری)

اور معاشرہ کے تمام افراد کو اجر عظیم دیا گیا۔

موجودہ زمانہ میں اسلامی معاشرہ کے وجود کا فقدان اور اسکے اسباب

لیکن احباب! یہ سارا قصۂ پارینہ ہے اور اس کے دوہرانے سے کیا حاصل؟ وہ معاشرہ اسلامیہ اب کہاں ہے۔ جس کا مختصر خوبصورت خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ یہ سوال ہمارے سامنے ہے اور جب کہ ہمارے مبلغین اسلام سے متعلق ہر سوال کا جواب مغربی دنیا کو اطمینان بخش صورت میں دیتے ہیں۔ مگر ایک "تلخ حقیقت" کی موجودگی میں جو ہر ایک کو نظر آتی ہے، اس تلخ سوال کا جواب نہیں دے سکتے کہ ایسا اسلامی معاشرہ فلاں جگہ ہے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ مفقود اور ناپید ہے۔ یہ کہنا کہ ہمارا معاشرہ کسی وقت ایسا ایسا تھا۔ یہ ویسی ہی بات ہے کہ ہم میں سے کوئی کہے کہ ہمارے ماموں جان کے فلاں زمانہ میں اتنے باغ تھے اور ان کے اصطبل میں سینکڑوں کوتل گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ہر وقت موجود رہتے تھے مانا کہ اسلام نے تیرہ سو سال قبل دنیا کو ایک مکمل ضابطۂ حیات دیا جس کی برکت سے انہوں نے اور غیروں نے برکتیں پائیں اور یہ بھی مانا کہ مسلمانوں نے اپنے معاشرہ کے اندر اور باہر اپنے تعلقات اس قسم کے استوار رکھے کہ ہر شے ان کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوئی۔ زمین سے پیوند جوڑا آبپاشی کا ایسا اعلیٰ انتظام کیا کہ شام عرب و عراق کی بنجر زمینوں نے جیسا کہ گیسٹولوبان لکھتا ہے۔ ان کے لئے سونا اگلا۔ یہ بھی مانا کہ زمین کی پاتال تک پہنچے اور زمین کی گہرائیوں سے اپنا تعلق قائم کیا۔ اور اس کے خزانے نکالے جیسا کہ سدلو فرانسیسی مصنف اسبارہ میں رطب اللسان ہے کہ انہوں نے لوہا خراساں کی کانوں سے، سیسہ کرمان سے، برتنوں کے روغن اور نیل اور سنگ مرمر طورس کے پہاڑوں سے اور نمک اندلس سے حاصل کیا۔ اور اس طرح کان کنی اور صنعت و حرفت کے فنون اور تجارت کے اصولوں کو ترقی دی۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ معاشرہ اسلامی سے تعلق رکھنے والے نیک انسانوں نے اپنا پیوند اللہ تعالےٰ سے بھی مضبوط کیا۔ اور معاشرہ کے اندر اور باہر بھی اپنے تعلقات کو استوار کیا اور وہ بر و بحر کے خزانوں اور برکتوں سے نہال ہوئے۔ تمدن و تہذیب اور کلچر جس چیز کا نام ہے۔ وہ درحقیقت اسی پیوند اور تعلقات کی صحت و استواری سے ہی وجود پذیر ہوتا ہے۔ جو انسان اپنے ماحول کی ہر شے سے جوڑتا اور اسے مصدر خیر و برکت بناتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے ماحول سے تعلقات کاٹتا ہے۔ تو ہر شے اس کے لئے بجائے خیر و برکت کے شر کا موجب بن جاتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں نے اپنے تعلقات اپنے ضابطہ حیات کی روشنی میں ہر شے سے درست کئے اور اس میں تمام قوموں پر انکو سبقت حاصل ہوئی۔ ہر انصاف پسند مؤرخ کو اس کا اقرار ہے۔ سی۔ آر۔ داس اپنی کتاب Historical Role of Islam میں لکھتے ہیں:-

The creed of Islam made peace at home and the martial value of the Saracens conferred the same blessing on the peoples inhabiting the vast territories from Somerkand to Spain

(Page 20)

"یعنی مسلمانوں نے اپنے وطن میں امن قائم کیا اور اپنی سپاہیانہ بہادری کا جوہر دکھا کر سمرقند سے سپین تک کی اقوام کو وہی برکتیں عطا کیں، جو اپنے لوگوں کو دیں"۔

(باقی)

اعانت الفضل

(۱) مکرم محمد افضل صاحب آف نسیم آباد اسٹیٹ کو خدا تعالےٰ نے $\frac{۱}{۵۹}$-۲۲ کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں مکرم محمد افضل صاحب نے پانچ روپے کی رقم بطور اعانت الفضل ارسال کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔ آمین

۲۔ جناب ڈاکٹر محمد نواز خان صاحب ایم بی ایس سی ویٹرنری ہسپتال دجیہ یا دخان کی تنخواہ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بطور اظہار تشکر پانچ روپے اعانت الفضل کی مد میں عنایت فرمائے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں آئندہ بھی دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے

(مینیجر الفضل)

میری والدہ مرحومہ

(از مکرم مولوی عطاء محمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

خاکسار کی والدہ صاحبہ جن کا نام رحمت بی بی تھا اور عرف عام میں مائی رحمتے کے نام سے مشہور تھیں۔ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ سوا چار بجے دوپہر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت مرحومہ کی عمر قریباً نوے سال تھی۔ آپ میں بہت سے اوصاف حمیدہ پائے جاتے تھے۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھا کہ اگرچہ نماز کی پابندی آپ قادیان آنے سے قبل بھی کرتی تھیں مگر دارالامان کے ماحول میں پہنچ کر آپ نے علاوہ پنجگانہ نمازوں کے تہجد اور اشراق کی نمازیں بھی شروع کر دیں اور جب تک ہوش و حواس قائم رہے بالالتزام ادا کرتی رہیں اور سوائے شاذ و نادر کے ان میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا۔ دوسرے یہ کہ قرآن کریم کی تلاوت کا خاص جذبہ آپ کے دل میں تھا۔ شروع شروع میں ایک ایک لفظ کر کے آپ نے قرآن کریم کی کئی لمبی لمبی سورتیں یاد کیں۔ قادیان ۱۹۱۲ء میں آپ نے پچپن سال کی عمر میں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا۔ قرآن کریم ناظرہ ختم کیا۔ اور پھر ساری عمر ایسے ذوق اور شوق سے اس کی تلاوت کی جو ہم سب کے لئے باعث رشک تھا۔ حتیٰ کہ جب نظر کی کمزوری کی وجہ سے تلاوت مشکل ہو گئی تو قرآن کریم سامنے رکھ کر بڑی حسرت سے گریہ زاری کیا کرتی تھیں۔

تیسرے یہ کہ حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔ اور اگرچہ قادیان کی رہائش سے قبل بھی آپ کو رویائے صالحہ ہوا کرتے تھے۔ مگر دارالامان کے نور سے منور ہو کر تو ان کی حالت نورٌ علیٰ نور ہو گئی کثرت سے سچی خوابیں آنے لگیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیماری نے طول پکڑا۔ تو ایک دن والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ آج رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مکان پر ستہ نشین پر بیٹھی ہوں۔ ڈیوڑھی کے باہر بہت سی مستورات درس سننے کے لئے آئی ہیں۔ مگر چونکہ ڈیوڑھی پانی سے بھری ہوئی ہے۔ اس لئے اندر داخل ہونے کا کوئی رستہ نہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت اماں جان سے دریافت کریں کہ ہم کس رستہ سے آئیں۔ میرے دریافت کرنے پر حضرت ام المومنینؓ نے فرمایا کہ وہ محمود کی سیڑھیوں سے اوپر آ جائیں۔

اس خواب کے چند ہی روز بعد حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات ہو گئی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ منصب خلافت پر متمکن ہو گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

تقسیم ملک کے بعد میں نے کئی دفعہ آپ سے عرض کیا کہ قادیان کی واپسی کے لئے دعا کریں۔ مگر ہر دفعہ یہی فرماتی رہیں کہ دعائیں بہت کرتی ہوں مگر ہر دفعہ یہی نظارہ دکھایا جاتا ہے کہ قادیان کے راستے میں ایک بہت بڑا ٹھاٹھیں مارنے والا دریا حائل ہے۔ جسے عبور کرنا بہت مشکل ہے۔

چوتھے یہ کہ خیرات کرنے اور اللہ و رسول کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے آپ کا دل فراخ تھا۔ اور اس راہ میں اکثر اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر قدم مارا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جب بھی کسی چندہ کی تحریک ہوتی تھی تو اس میں دل کھول کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے ہمسایہ اور دیگر غربا کا اکثر بہت خیال رکھتی تھیں۔ اور کسی سوالی کو خالی نہ جانے دیتی تھیں۔ بلکہ بعض دفعہ اپنے بدن کے کپڑے بھی اتار کر دیدیا کرتی تھیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ سخت سردی کے دنوں میں ایک عورت نے آکر سوال کیا تو اپنا پورے بازوؤں کا سویٹر اتار کر اسے دیدیا۔ اور جب کہا گیا کہ آپ کو بھی تو اس کی ضرورت ہے تو فرمایا کہ میں نے اللہ کی راہ میں دیا ہے۔ وہ خود مجھے عطا فرمائے گا۔

پانچویں یہ کہ ہر موقع کے مناسب قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعائیں آپ کو یاد تھیں۔ اور ہر موقع پر مناسب دعا کرنا ان کی زندگی ... کا ایک محبوب مشغلہ تھا۔

چھٹے یہ کہ آپ کی طبیعت میں غمخواری کا مادہ بہت تھا۔ زندگی بھر تمام رشتہ داروں اور واقف کاروں سے اپنے تعلقات قائم رکھے۔ ہر سب کی شادی اور غم میں برابر کی شریک رہیں۔ بیماروں کی عیادت میں سب سے پیش پیش رہتیں۔ حتی الوسع اپنی جان کو خطرے میں ڈالکر بھی ان کی تیمار داری کرتیں۔ اور اپنے ہمسایوں کی خانگی ضروریات کو پورا کرنے کا نہ صرف خود خیال رکھتیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تحریک و تلقین کرتی رہتی تھیں۔ غرض آپ کا وجود نافع الناس وجود تھا۔ اور آپ کی وفات سے ہم سب ان کی

م۔ ان برکات سے محروم ہو گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ باوجود شدت کی سردی اور کسی قدر تشنج کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مرحومہ کا جنازہ پڑھایا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے قریباً چار بجے بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر ۵ میں مرحومہ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللّٰھم اغفرھا وارحمھا وادخلھا فی الجنۃ۔ خاکسار عطا محمد معلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اسلام میں توبہ کا مفہوم

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

الفضل ۱۸ جنوری میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ایک نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض اور باتیں پیش کی جاتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ شوریٰ کی آیت یقبل التوبۃ کے ماتحت فرماتے ہیں۔ توبہ کہتے ہیں ایک طرف سے دوسری طرف رخ کرنے کو۔ خدا کی معصیت جب کوئی بندہ کرتا ہے۔ تو اس معصیت سے انسان کا رخ شیطان کی طرف ہو جاتا ہے۔ انسان کی توبہ کے معنے یہ ہوئے کہ شیطان سے منہ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوا۔ اور بہیمیت سے ملکیت کی طرف۔

(درس القرآن ص ۵۱۶)

اس سلسلہ میں بخاری کی ایک حدیث ہے جس کا یہ منشاء ہے کہ جب انسان سچے دل سے خدا تعالےٰ کے مامور کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اور اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کے پہلے گناہوں کی عمارت کو گرا دیتا ہے۔ اور اس طرح وہ تائب خدا کے نیک بندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ سب معاملہ نیک نیتی اور دینداری پر موقوف ہے۔ ایک شخص جو فی الواقع سچے مذہب اور روحانیت کا متلاشی اور طالب ہے۔ اور گناہوں کی دنیا سے آزاد ہونا چاہتا ہے۔ اگر اسے سچا ہادی اور رہنما مل جائے۔ تو اسلام کہتا ہے کہ اس شخص کی نجات کی صورت ہو سکتی ہے اور وہ گناہوں سے پاک ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں سے

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپکو تب اس کو پاوے (درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ جیسے پانی کو آگ پر رکھ کر کتنا ہی گرم کیا جائے۔ مگر جب وہ اُبلے گا اور آگ پر پڑے گا تو اسے بجھا دے گا۔

اسی طرح انسان کو ماءِ مہین سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ (مرسلٰت پ ۲۹) یعنی کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا۔ تو ماءِ مہین کو شیطان اپنی گرمی سے خواہ کتنا ہی گرم کرے۔ اور شیطانی تاثرات کو قبول کر لے۔ پھر بھی جب یہ اپنے مولا کریم کے حضور گڑگڑائے گا اور سچی توبہ سے پیش آئے گا اور اپنی جان کو گداز کرے گا۔ اور اس کا چشمہ اُبلے گا تو شیطانی آگ کو اور آگ کے اثر کو ٹھنڈا کر دے گا۔ اور خدا کی آغوش میں آجائے گا۔

پس یاد رکھنا چاہیئے کہ بے شک اسلام میں توبہ کا جو مسئلہ ہے اُس سے مراد سچی توبہ ہے۔ صرف منہ کی توبہ اور لفظی توبہ مراد نہیں بلکہ حقیقۃً خدا کا ہو جانا مراد ہے۔ جیسا کہ آیت بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسنٌ (سورہ بقرہ پ ۱)

یعنی خدا کی نجات اس کو ملے گی جو اپنے وجود کو خدا کے سپرد کر دے گا۔ اور اس کے سارے کام خدا تعالےٰ کے لئے ہو جائیں گے۔

ربوہ ڈیک ٹینس ٹورنمنٹ

زعامت محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ کی طرف سے ڈیک ٹینس (رنگ) ٹورنمنٹ مورخہ ۷-۸-۹ فروری ۱۹۵۹ء کو منعقد کروایا جا رہا ہے۔ ربوہ کے وہ کھلاڑی جو اس ٹورنمنٹ میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے اسماء بمعہ ایک روپیہ فیس داخلہ خاکسار یا سعید احمد متعلم تھرڈ ایئر تعلیم الاسلام کالج کو پہنچا دیں۔ داخلہ کی آخری تاریخ چار فروری ہے۔

(عبد المنان زعیم حلقہ دار الصدر ج)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

صرف تین ماہ باقی ہیں!

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو ختم ہو رہا ہے یعنی صرف تین ماہ باقی ہیں۔ اس عرصہ میں حصہ آمد کے موصی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی سال رواں کی آمدنی کا حصہ وصیت ۲۰ اپریل تک پورے کا پورا ادا کر دیں۔ تا کہ ۳۰ اپریل تک تمام رقوم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جائیں اور اس سال کی ایک پائی بھی ان کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

اس طرح حصہ آمد کے جن موصی احباب کے ذمہ سالہائے گزشتہ کے بقائے ہیں۔ اور انہوں نے ان بقایوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے۔ ان کا فرض یہ بھی ہے کہ سال رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایوں کی واجب اقساط کو بھی ۲۰ اپریل تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے وصیت منسوخ ہو سکتی ہے لیکن اس کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار موصی احباب کو اپنے بقایوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے بے شک یہ ایک مجاہدہ ہے۔ لیکن اگر نیت اور ارادہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے مجاہدوں میں جو اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا اجتماعی وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مؤرخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء اتوار کے روز صبح ۱۰ بجے "دارالذکر" میں ایک اجتماعی وقار عمل منایا گیا۔ جس میں خدام، انصار اور اطفال نے شرکت کی۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور چوہدری اسداللہ خاں صاحب نے بھی ازراہ شفقت حصہ لیا۔ "دارالذکر" کا سنگ بنیاد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اب اس کی تعمیر شروع کی گئی ہے بنیادوں کو کھودنے کے بعد مٹی کو دوسری جگہ لے جانے اور جگہ کو ہموار کرنے کے لئے یہ وقار عمل ۱۰ بجے صبح شروع کیا گیا۔ اور ایک بجے دوپہر ختم کر دیا گیا۔ تعلیم یافتہ اور خوش پوش خدام ذوق و شوق سے مٹی کھودتے اور ٹوکریاں اٹھاتے تھے۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے اس موقعہ پر خدام کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

قائدین مجالس، قائدین اضلاع و علاقائی جائزہ لیں

رسالہ خالد خدام الاحمدیہ کا اپنا رسالہ ہے اور خدام الاحمدیہ کے لئے ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو اور ہر خادم اور ہر مجلس تک اس کو پہنچا دیا جائے

جملہ قائدین مجالس اپنے اپنے حلقہ میں جائزہ لیں۔ اپنی مجلس کے نام بھی رسالہ جاری کروائیں اور صاحب حیثیت احباب کے نام بھی رسالہ جاری کروائیں۔ اسی طرح قائدین اضلاع اور علاقائی بھی جائزہ لیں کہ آیا ان کی ہر ایک مجلس میں یہ رسالہ آتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو فوراً رسالہ جاری کروائیں۔ اور اس رسالہ کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش کریں۔ خود بھی پڑھیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین کریں۔ اور اس بارہ میں اپنی مساعی سے دفتر کو بھی اطلاع دیتے رہا کریں۔

مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست جنازہ غائب

میری بہو کرم نور عمر ۳۰ سال ۵/۱ کو رضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں اپنے چک میں اکیلا ہی احمدی ہوں اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب ادا فرمائیں اور مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ حکیم منصف خاں چک ۱۶۵/۹-ل الف ڈاکخانہ چک ۱۶۴/۹-ل تحصیل و ضلع منٹگمری

مقامی فنڈ کے حسابات

عہدہ داران مقامی جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قواعد کے مطابق جس طرح اس چندہ کا باقاعدہ حساب رکھنا ضروری ہے۔ جو مرکز میں ارسال کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح لوکل فنڈ جس میں گرانٹ بھی شامل ہے۔ اس کا بھی باقاعدہ حساب رکھنا ضروری ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۵۱ شق ۷۔ رسالہ نظام بیت المال۔

انسپکٹران بیت المال کو چاہیئے۔ کہ وہ معائنہ کے وقت اس امر کی تسلی کر لیں کہ مقامی فنڈ کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ مقامی آڈیٹر صاحبان کو اس فنڈ کے حسابات کی مکمل پڑتال کرنی چاہیئے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد بزرگوار ماسٹر محمد علی خاں صاحب اشرف جو صحابہ حضرت مسیح موعود میں سے ہیں۔ بعارضہ پرانا نزلہ کھانسی ضیق النفس بہت بیمار ہیں۔ جسمانی کمزوری از حد ہو گئی ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے درخواست دعا ہے۔

احمد علی خاں امجد۔ پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

۲۔ خاکسار کی اہلیہ نزلہ و سردرد کی وجہ سے دیر سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد انور از ربوہ)

۳۔ میں بیماری کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسارہ سیدہ اقبال بیگم از نارنگ منڈی)

۴۔ میرے بھائی جان محترم محمد اسماعیل صاحب فوق سٹیشن ماسٹر نارووال بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عباسی سرگودہا)

۵۔ مکرم صفدر علی شاہ صاحب کا بچہ طلعت محمود ۹ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

ملک رشید الدین انور نیاز نگر براستہ کنووال ضلع منٹگمری)

۶۔ میرے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ اب ایک ہی لڑکا ہے۔ جو ٹائیفائڈ سے سخت بیمار رہا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد از بدوملہی)

۷۔ مکرم منشی محمد الدین صاحب آف سرگودہا ٹھیکیدار بھٹہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۸۔ محترم جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب نائب امیر جماعتہائے حلقہ زیدکا ضلع سیالکوٹ کی طبیعت چند روز سے علیل چلی آرہی ہے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف سلسلہ حقہ احمدیہ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھنے والے انسان ہیں۔ اور جماعتی کاموں میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ میں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی)

۹۔ میری بھانجی صابرہ سلطانہ بنت ملک بشیر الحق صاحب آف لاہور کچھ عرصہ سے بیمار ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری اس بھانجی کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا کرے۔ (شمس الحق ربوہ)

۱۰۔ میرے والد محترم مکرم احمد دین صاحب جمیل ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالہادی ناصر جامعہ احمدیہ ربوہ)

۱۱۔ خاکسار کے والد محترم جو قادیان میں درویش ہیں۔ چھت سے اچانک گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں اور وہ امرتسر کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار مستری محمد احمد منور درویش فرنیچر ہاؤس ربوہ)

۱۲۔ بزرگوارم حکیم محمد زاہد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شورکوٹ عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ابراہیم خاں دفتر وکیل المال ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹ پر مبنی شرح فیصدی کے نرخ کے سربمہر ٹنڈر ۵ فروری ۱۹۵۹ء کے دو بجے بعد دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ۵ فروری کے ایک بجے بعد دوپہر تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ۲ بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے

نوعیت کام	تخمینہ لاگت مع شرح ٹنڈر	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
گروپ "اے" (۱) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں برآمدے کے فرش کی مرمت۔ (۲) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے بائیں ونگ کی نچلی منزل میں اضافہ و تبدیلی۔ (۳) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں میو روڈ کے پھاٹک سے کر ہائیگیٹ بلاک کے عقب میں واشن بلاک تک سڑک کی مرمت۔ (۴) مرمت ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کی وائرلیس برانچ میں زائد سامان ذخیرہ کرنے کے لئے زائد عمارتی گنجائش کی تعمیر۔ (۵) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں موجودہ زیر زمین نالیوں کو بدل کر کارپوریشن کی نالیوں کے ساتھ ملانا (۶) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں بکنگ آفس کی توسیع۔ (۷) ڈی۔ ایس۔ آفس لاہور کے احاطہ میں عارضی گودام کی تعمیر۔ (۸) آئی۔ او۔ ڈبلیو/۲ لاہور کے زیر انتظام سیلاب کی روک تھام کے سامان کے لئے زائد گودام کی تعمیر۔ (۹) ڈپٹی سی۔ اے۔ او۔ ٹی۔ اے۔ برانچ لاہور کے دفتر میں فرشوں کی خصوصی مرمت۔ (۱۰) کیرٹن ہاسپٹل لاہور میں احاطہ کی دیوار کو اونچا کرنے کے علاوہ زنانہ مریضوں کو بیرونی بلاک میں Mozaic Dedo کی فراہمی	روپے ۲۷۰۰۰/-	روپے ۶۰۰/-	۳ تین ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہئے کہ وہ ۵ فروری سے قبل ضروری کاغذات یعنی مالی پوزیشن اور تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹس وغیرہ ہمراہ لاکر اپنے نام درج کرالیں۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف شیڈول آف ریٹس اور تخمینے وغیرہ دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر ضرور منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ بات خود ٹھیکیداروں کے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۵ فروری سے قبل ہی ڈویژنل پے ماسٹر کے پاس جمع کرادیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے شرح فیصد نرخ مکمل ہندسوں میں ظاہر کریں۔ ایسے ریٹ جو کسور پر مشتمل ہوں مسترد کئے جاسکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور

تمام فاضل چاول کی سرکاری خرید!

لاہور ۲۹ جنوری مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مغربی پاکستان میں تمام فاضل چاول کو سرکاری حساب میں خرید لیا جائیگا۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت کو ضروری ہدایات جاری کردی گئی ہیں اور چاول کی پوزیشن کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ یہ فیصلہ اس غرض سے کیا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں چاول کی مانگ کو ممکن حد تک پورا کیا جاسکے۔ اور زرمبادلہ کو بچایا جائے جو اس کی درآمد پر خرچ کرنا پڑتا ہے

امریکہ فروری میں سورج تک راکٹ پھینکے گا!

خلائی انسان سفر کے لئے تیار ہو رہا ہے

واشنگٹن ۲۹ جنوری۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ چھبیس فروری سے شروع ہونے والے ہفتے کے دوران ایک "جونو" راکٹ خلا میں پھینکے گا۔ جو چاند کے قریب سے گذر کر روسی راکٹ کی طرح سورج کے مدار میں داخل ہوجائے گا۔ راکٹ پھینکنے کے متعلق قطعی فیصلہ بیس فروری کے لگ بھگ کیا جائے گا —— ایک سرکاری اعلان کے مطابق امریکی فضائیہ نے کل رات ایک "اٹلس" راکٹ کا بھی کامیاب تجربہ کیا۔ یہ راکٹ "بین براعظم" قسم کا ہے اور اسے بحر اوقیانوس میں چار ہزار میل دور ایک نشانہ کی طرف پھینکا گیا تھا۔ یاد رہے کہ اسی قسم کا ایک راکٹ حال ہی میں خلا میں پھینکا گیا تھا۔

امریکہ فضائیہ نے کل دو طیارہ شکن بومارک راکٹ بھی پھینکے۔ یہ راکٹ دو ایسے طیاروں کی طرف پھینکے گئے جو بحر اوقیانوس پر پائلٹ کے بغیر پرواز کر رہے تھے۔ ایک راکٹ صحیح نشانے پر جالگا۔ دوسرے کے متعلق رات گئے تک اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی۔

خلائی انسان

ڈیلی ایکسپریس "سٹار" نے اطلاع دی ہے کہ امریکی فضائیہ کا بیتیس سالہ پائلٹ سکاٹ کراس فیلڈ خلا میں اپنے مجوزہ سفر کی تیاری کر رہا ہے۔ وہ خلا کا سفر کرنے والا پہلا انسان ہوگا۔ اور زمین سے تقریباً ایک سو میل کی بلندی تک پہنچے گا۔

کراس فیلڈ کے سفر کے انتظامات خفیہ رکھے گئے ہیں۔ لیکن توقع ہے۔ کہ وہ مارچ میں ایک عام طیارے کے ذریعے اپنے اس تاریخی سفر پر روانہ ہوگا۔ اور سطح زمین سے پچاس ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچ کر راکٹ نما تجرباتی طیارے میں داخل ہوجائے گا۔ اس مرحلہ پر وہ راکٹ کے انجن سٹارٹ کرے گا جو اسے چار ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے خلا میں لے جائیں گے۔ تھوڑی ہی دیر بعد کراس فیلڈ راکٹ کو واپس لانے کی کارروائی کرے گا۔ اگر تمام نتائج توقع کے مطابق رہے۔ تو اس سفر پر بیس منٹ صرف ہونگے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سفر میں کراس فیلڈ کو نقطہ انجماد سے ستر درجہ کم ٹھنڈک اور اس کے بعد بھٹی کی سی شدید گرمی برداشت ہوگی۔ لیکن وہ اپنے صحیح سلامت رہنے کے متعلق خاصہ پر امید ہیں۔

"دنیا کے سب سے بڑے قاتل" کو سزا

ہوانا ۲۹ جنوری۔ کیوبا کے سابق صدر بتستا کی فوج کے ایک افسر کیپٹن پیڈرو موریجن کو ایک فوجی عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے اور اس پر انقلابی فوجوں سے لڑائی کے دوران قتل۔ چوری اور غارتگری کا الزام لگایا گیا ہے۔

کیپٹن پیڈرو کے مقدمے میں انقلابی فوج کے ایک کمانڈر سین فوگوس کو بطور گواہ پیش کیا گیا تھا۔ اس نے کیپٹن پیڈرو کو دنیا کا سب سے بڑا قاتل قرار دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اگر اسے گولی ماری گئی۔ تو میں خودکشی کرونگا۔

سرحد پر فائرنگ کی بندش کا سمجھوتہ

نئی دہلی ۲۹ جنوری اطلاع ملی ہے کہ مشرقی پاکستان اور بھارت کی سرحد پر کروتی گورا اور بھولا بیلٹا کے علاقہ میں دونوں جانب سے لڑائی بند کرنے کا سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ جس پر کل صبح سے عمل شروع ہوگیا ہے۔ اس سمجھوتے پر سلہٹ اور خاسی جنتیا کے ڈپٹی کمشنروں نے دستخط کئے۔ دو ماہ کے عرصے میں لڑائی کی بندش کا یہ تیسرا سمجھوتہ ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ پچھلے ہفتے اس علاقے میں کھڑی فصلوں کی تباہی اور فائرنگ کے متعدد واقعات ہوتے رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ بھارتی حکومت نے تباہ شدہ بھارتی فصلوں کا معاوضہ پاکستان سے طلب کیا ہے

ڈیوک ایڈنبرا کا دورہ بھارت

نئی دہلی ۲۹ جنوری ڈیوک آف ایڈنبرا کل بھارت کے اندرونی علاقوں کے دورہ پر روانہ ہوگئے وہ احمد آباد بمبئی۔ اورنگ آباد۔ مدراس اور مہابالی پورم جائیں گے جہاں ہندوؤں کا ایک بہت بڑا مندر ہے اس کے بعد وہ بنگلور اور جمشید پور بھی جائیں گے۔ شہزادہ فلپ ۱۴ فروری کو پاکستان کے دورہ پر ڈھاکہ پہنچیں گے

● پاکستان میں ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے ترقی دینے کے ذرائع پر غور کیا جائے گا۔

لاہور میں اردو کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۲۹ جنوری۔ آئندہ ۲۲ فروری سے لاہور میں دو روزہ اردو کانفرنس ہو رہی ہے کانفرنس میں اردو کو سرکاری زبان اور مغربی پ

آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے کھلاڑیوں سے

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ زندگی کے میدان میں بھی آگے نکلنے اور کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے سرتوڑ جدوجہد کریں۔ اور قوم و ملک کے لئے اپنی خدمات کے ذریعے ثابت کر دکھائیں کہ آپ کھیل کے میدان کے ہی نہیں بلکہ زندگی کے میدان کے بھی شہسوار ہیں تا آپ کا نام آپ کے کارناموں کی وجہ سے قیامت تک روشن رہے۔

باسکٹ بال کی ایک خصوصیت

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ پھر میرے نزدیک کھیلوں میں سے باسکٹ بال کے کھیل کو ایک خصوصیت حاصل ہے اور وہ یہ کہ کھیل کے دوران اس میں متبادل کھلاڑیوں کو شامل کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ خصوصیت اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اور کوئی ذات ایسی نہیں کہ جس کے بغیر گذارہ نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کا بدل پیدا کیا ہے۔ صرف اور صرف ایک ہی ہستی ہے جس کا کوئی بدل اور نائمقام نہیں اور جو ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی ہے اور وہ ہے خدا کی ذات۔ باقی سب فانی ہیں آج ہیں تو کل نہیں۔ ان کا بدل اور قائمقام دنیا میں ہوسکتا ہے۔ کھیلوں میں سے یہ سبق ہمیں صرف باسکٹ بال کے کھیل سے ہی ملتا ہے۔

افتتاح کا اعلان

آپ نے فرمایا ان الفاظ کے ساتھ میں تمام کھلاڑیوں کو جو پاکستان کے مختلف شہروں سے یہاں آکر جمع ہوئے ہیں خوش آمدید کہتے ہوئے ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں۔ ابھی چونکہ ہمارے ملک میں کھیلوں کا رواج عام نہیں ہے۔ اور انہیں مقبول بنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ بڑے بڑے شہروں کے نامور کھلاڑی اور ان کی مشہور ٹیمیں گاہے گاہے ملک کے ایسے حصوں میں جہاں ابھی کھیلوں کا زیادہ چرچہ نہیں جمع ہوں اور اپنے اعلےٰ کھیل کا مظاہرہ کرکے کھیلوں کو ملک کے ہر حصے اور کونے میں مقبول بنائیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں یہ ٹورنامنٹ اپنے اندر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

پہلے میچ کا آغاز

آپ کے اس افتتاحی خطاب کے بعد ٹورنامنٹ کے پہلے میچ (جو وائی ایم سی اے لاہور اور بمبئی سپورٹس کلب کراچی کے درمیان مقرر تھا) کے مشہور و معروف ریفری مسٹر ویلس نے وسل دی اور فوراً ہی دونوں ٹیمیں میدان میں اتر آئیں۔ ریفری نے پہلے صاحبزادہ صاحب موصوف سے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد دوسری وسل بجنے کے ساتھ ہی میچ شروع ہوگیا۔ اور اس طرح ربوہ میں پہلے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا آغاز ہوا۔ جو اس علاقے میں اپنی نوعیت کا واحد ٹورنامنٹ ہے۔

ربوہ میں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا پہلا روز

(بقیہ صفحہ اوّل)

جو دو میچ ہونے تھے وہ نہیں ہوسکے۔ اور ان دونوں ٹیموں کو Walk over کے قانون کے تحت ان میچوں میں ونر قرار دیدیا گیا۔

ان سب میچوں میں تمام ٹیموں اور بالخصوص پنجاب اور پاکستان کے منتخب کھلاڑیوں کی طرف سے نہایت اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا گیا۔ اہل ربوہ نے جو بھاری تعداد میں میچ دیکھنے آئے ہوئے تھے تمام وقت موجود رہ کر خوب حظ اٹھایا۔ اور داد دیکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ وائی ایم سی اے کے شریف دانا۔ بمبئی سپورٹس کے محمد خان۔ پولیس کے مسٹر حمن۔ ٹی آئی کلب کے نصیر احمد خان۔ این ڈبلیو آر کے انور وکٹر اور محمد اسلم فرینڈز سرگودھا کے محمد اکرام۔ ایگریکلچر کالج کے شمس الدین اور گورنمنٹ کالج لائلپور کے مسٹر افتخار کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔ سب سے زیادہ سکور بمبئی سپورٹس کراچی کے محمد خان کا رہا۔ انہوں نے ۲۷ پوائنٹس سکور کئے۔ آپ پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ٹیم کے منتخب کھلاڑیوں میں سے ہیں۔

اس ٹورنامنٹ میں پاکستان ٹیم اور پنجاب ٹیم کے تیرہ کے قریب منتخب اور نامور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ نیز پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر مبارک علی خان بھی اسی سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں آپ پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے بھی ایسوسی ایٹ سیکرٹری ہیں۔

باقی دو روز کا پروگرام حسب ذیل ہے

۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء

۹ بجے صبح :- برادرز کلب لاہور اور وائی ایم سی اے لاہور

۱۰ بجے صبح :- بمبئی سپورٹس کراچی اور لائلپور کلب

۱۱ " " :- پولیس اور فرینڈز کلب سرگودھا

۲ بجے بعد دوپہر :- گورنمنٹ کالج لائلپور اور ٹی آئی کالج ربوہ

۳ بجے سہ پہر :- برادرز کلب لاہور اور بمبئی سپورٹس کراچی۔

۴ بجے سہ پہر :- پولیس اور ریلویز

۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء

۹ بجے صبح :- ٹی آئی کلب اور ریلویز

ایک بجے بعد دوپہر :- ٹی آئی کلب ربوہ اور فرینڈز کلب سرگودھا

فائینل مقابلے

۲ بجے بعد دوپہر :- زراعتی کالج لائلپور اور ٹی آئی کالج ربوہ

۳ بجے سہ پہر :- ونرز "اے" لیگ اور ونرز "بی" لیگ کے مابین۔

دیہی اراضی کے چودہ لاکھ بیس ہزار الاٹیوں کو مستقل مالکانہ حقوق

وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے احکام جاری کر دیئے

لاہور ۳۰ جنوری۔ وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل سابق پنجاب کے علاقہ میں دیہی اراضی کے چودہ لاکھ بیس ہزار الاٹیوں کو زمینوں پر مستقل مالکانہ حقوق دینے کے احکام جاری کر دیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سال مارچ کے آخر تک تقریباً ساٹھ لاکھ ایکڑ زمین مستقل بنیادوں پر تقسیم ہو جائے گی۔ اور سابق پنجاب کے دیہات میں مہاجرین کو اپنی آبادکاری کے متعلق غیر یقینی کے تلخ احساس سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے یہ اقدام اپنی اس خواہش کے پیش نظر کیا ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کا طبقہ پورے انہماک اور جوش و خروش کے ساتھ زیادہ اناج پیدا کرنے کی مہم کو کامیاب بنائے۔ وزیر بحالیات نے متذکرہ احکام اعلیٰ سطح کی ایک بحالیاتی کانفرنس میں جاری کئے۔

راولپنڈی کے قریب فضائیہ کا طیارہ تباہ ہوگیا

پاکستان ایئر فورس کے پانچ افسر اور دو امریکی ہواباز ہلاک

راولپنڈی ۳۰ جنوری کل یہاں پاکستان ایئر فورس کا ایک فریٹ ہوائی جہاز جو چک لالہ سے سرگودھا کو روانہ ہوا ہی تھا۔ راولپنڈی چھاؤنی کے حدود سے متصل دھمیال کیمپ کے قریبی ٹیلوں میں گر کر تباہ ہوگیا۔ طیارہ میں سوار ساتوں افراد جن میں پانچ پاکستان ایئر فورس کے افسر اور دو امریکی ہواباز تھے ہلاک ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ طیارہ چک لالہ کے ہوائی اڈہ سے روانہ ہوا تھا کہ اس میں آگ لگ گئی اور یکدم ہی یہ طیارہ دھمیال کے ٹیلوں میں گر کر بالکل تباہ ہوگیا۔ اس طیارہ کو فلائٹ افسر صفدر حسین چلا رہے تھے۔ جہاز گرنے کے تھوڑی ہی دیر بعد ایک امدادی جہاز مقام حادثہ کی تلاش میں نکلا تو پتہ چلا کہ اس حادثہ میں کوئی شخص زندہ نہیں بچا اور طیارہ میں سوار ساتوں افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس حادثہ میں ایئر فورس کے جو پانچ افسر جاں بحق ہوئے ہیں ان میں فلائنگ افسر صفدر حسین کے علاوہ فلائٹ سارجنٹ محمد رفیق سکواڈرن لیڈر طور، سکواڈرن لیڈر کاسالسکی اور فلائٹ لیفٹیننٹ بڑی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں جو امریکی ہواباز ہلاک ہوئے ہیں وہ کراچی کے امریکی سفارت خانے کے امریکی امدادی گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان تمام لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے